**عنوان: اللہ کی رحمت، توبہ کی اہمیت اور تکبر سے اجتناب**

**نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد**

**اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم  
بسم اللہ الرحمن الرحیم**

**يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ۔  
وَأَنِيبُوا إِلَى رَبِّكُمْ وَأَسْلِمُوا لَهُ مِن قَبْلِ أَن يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ۔  
صدق اللہ مولانا العظیم۔**

**درود شریف پڑھیے، اللہم صلی علی سیدنا۔**

**اللہ کی بے نہایت مہربانی**

**اللہ تعالیٰ جل جلالہ  
بے نہایت مہربان ہے۔  
انسان سے کمی کوتاہیاں ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ بہت ہی معاف کرنے والے ہیں اور معافی سے خوش ہوتے ہیں۔ اور معاف، غفور اس کا اس کی صفت ہے۔ عفو اس کی صفت ہے۔**

**اللهم انك عفو تحب العفو فاعف عنا يا كريم۔**

**یا اللہ تو عفو ہے، معاف کرنے والا ہے اور معافی کرنے کو پسند کرتے ہیں۔ خوش ہوتے ہیں۔**

**تو اللہ تعالیٰ کو اپنی بندگی، بندہ کی ندامت اور اپنی بندہ کو جو خطا پر پشیمان ہوتا ہے، وہ اس پر اتنا خوش ہوتا ہے، اتنا! کہ وہ کہتا ہے کہ دیکھو یہ میرا بندہ مجھے پہچانتا ہے، اسی لیے تو مجھ سے معافی مانگتا ہے۔**

**اور جو لوگ دیندار ہوتے، دینداری کرتے ہیں بظاہر لیکن وہ معافی نہیں مانگتے، تو مشروق، اس کو کہتے ہیں مشروق۔ کیا؟ اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے کہ میں نے تو بہت کام کیا ہے میرا کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کو یہ پسند نہیں ہے۔ فقیر کے ایک آنسو تمہارے ہزار نفل کے بہتر، اس نفلوں سے بہتر ہے جس پر تم کو فخر ہو جائے۔**

**فقیر کے ایک آنسو۔**

**تو اللہ تعالیٰ یہاں فرماتے ہیں کہ اے میرے بندو جنہوں نے اپنے آپ پر، اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے، خطا کیا ہے، غلطی کی ہے، باز آجاؤ، معافی مانگو۔ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔**

**اللہ تعالیٰ جل جلالہ تمام گناہوں کو معاف کرتا ہے۔ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا تمام گناہوں کو معاف کرتا ہے۔ لیکن تکبر کو چھوڑ دو۔ اللہ کے در پر سر رکھ دو کہ بس مجھے معاف کر دو۔ اور اپنے رب کی طرف رجوع کرو، وَأَنِيبُوا إِلَى رَبِّكُمْ۔ وَأَسْلِمُوا اور اس کے حکم مانو، تسلیم ہو جاؤ اس کو۔**

**اس سے پہلے کہ عذاب آجائے پھر تمہاری مدد نہیں کی جائے گی۔ تمہاری مدد کرنے والا کوئی نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے۔**

**ایک جگہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تمام انسانوں کو کہتے ہیں چاہے بزرگ ہو، چاہے کیا وہ ولی اللہ ہو، جو بھی ہو۔ تُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا تمام کے تمام اللہ کے سامنے توبہ کرو۔ أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ اے مومنو۔ مومنوں کے اندر مومن میں سب آجاتے ہیں۔ جتنے مسلمان ہیں وہ بھی آجاتے ہیں۔ لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ تاکہ تم فلاح پاؤ۔**

**توبہ کی اقسام**

**توبہ آدمی، ایک ہے کفر سے توبہ، نفاق سے توبہ، شرک سے توبہ، یہ بھی توبہ ہے۔ دوسرا توبہ آدمی گناہوں سے کرتا ہے کہ یا اللہ! کوئی آدمی شراب میں مبتلا ہے، کوئی آدمی چرس میں مبتلا ہے، توبہ یا اللہ میں توبہ کرتا ہوں۔**

**توبہ کا مطلب یہ ہے کہ پہلے آدمی نادم ہو جائے۔ پھر وہاں سے رجوع کرے۔ یعنی نہیں کروں گا۔ اور پھر اپنی اصلاح کرے، سیدھے راستے پر چلے۔ اگر کوئی اس سے ایسا کام ہو چکا ہو کہ جو کسی کا حق مارا ہو، اس کا حق دے دے۔ اگر بھول گیا ہے تو بس اللہ تعالیٰ سے معافی مانگو کہ یا اللہ تو ہماری طرف سے دے دے۔**

**تو معافی پر اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوتے ہیں۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ آدمی ایک عمل کرتا ہے، نیک عمل کرتا ہے لیکن وہ کہتا ہے کہ میں نے نیک عمل کیا۔ یہ بھی ایک گناہ قسم کا گناہ ہے۔ میں نے کیا ہے! تم کیا ہو کہ نیک عمل کرو گے؟ اللہ تعالیٰ کی توفیق دیتا ہے۔ اس سے بھی توبہ کرو۔**

**اور بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ اس کی نیکیاں اس کے لیے گناہ کی وجہ جگہ پر ہوتی ہیں۔ وہ کیسی ہوگی؟**

**نیکیوں پر تکبر کا خطرہ**

**ایک باپ ہے، وہ بیمار ہے۔ اس کو دس لاکھ روپے کی ضرورت ہے۔ دس لاکھ کی ضرورت ہے۔ اب وہ شخص کیا کرتا ہے، ایک، اس کا بیٹا ہے، وہ کروڑ پتی ہے، کیا ہے؟ کروڑ پتی ہے۔**

**ایک فقیر آدمی آتا ہے، اس کا دوست ہے، اس کے ساتھ اس کو دو سو روپے دیتا ہے، اس سے بڑا خوش ہوگا، خوش ہوگا نہیں ہوگا؟ وہ کیوں خوش ہو گیا؟ اس لیے کہ وہ کہتا ہے فقیر ہے۔ میرا دوست ہے، اس کو پھر بھی میرا خیال ہے کہ اس کو دو سو روپے دے دوں۔**

**اور جو اس کا بیٹا ہے وہ کروڑ پتی ہے، اس پر دس لاکھ روپے بیماری پر لگتے ہیں اور اس کو وہ دو لاکھ دے دے۔ یہ بیٹے سے خفا ہوگا یا خوش ہوگا؟ خفا ہوگا۔ یہ خفا کیوں؟ اس نے دو سو روپے دیے اس سے خوش ہے۔ اس کی نیکی اس کے لیے گناہ ہے۔ کس کے لیے گناہ ہے؟ یہ بیٹے کے لیے کہ آپ کے ساتھ پیسے بھی ہیں، دس لاکھ روپے ہیں آپ کے ساتھ، وہ کروڑ پتی ہے اور باپ بیمار ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ ابو میں نے آپ کو آٹھ لاکھ روپے جمع کیے ہیں۔ تھوڑا سا احسان بھی کرتے ہو۔**

**تو ہر کسی کی گناہ اس کی سطح پر ہوتی ہے۔ کہ ایک اچھے کام کو، یہ اچھا کام لیکن تم کو اس سے بھی اچھا ہونا کرنا چاہیے۔ تم اپنا ہو، تم کیا ہو؟ تو بعض لوگ اللہ تعالیٰ کے اتنے اپنے ہوتے ہیں کہ اس کی، دوسروں کی گناہ، دوسروں کی نیکیاں اس کے لیے گناہ بن جاتی ہے۔ جس طرح بیٹے کا آٹھ لاکھ کیا ہے؟ نیکی ہے، لیکن بیٹے کے لیے گناہ ہے۔ بیٹے کے لیے کیا ہے؟ باپ خفا ہوگا، تم نے کیوں کیا؟ تم کو تو آپ کو زیادہ خیال رکھنا چاہیے کہ ابو فکر نہ کرو، یہ تو دس لاکھ ہے دس کروڑ لگتے ہیں، میں بھی، میں مدد کروں گا۔**

**تو ہر کوئی توبہ کرے۔ ہر آدمی خطاکار ہے، اپنے درجے کا، میں نے کہا اپنے درجے کا۔ کیا کوئی آدمی اللہ تعالیٰ کا حق پورا کرسکتا ہے؟ حق پورا نہ کرنا خطا ہے یا خطا نہیں ہے؟ کون پورا کرسکتا ہے؟ کائنات میں کون ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کا حق پورا کرے؟ کونسا مسلمان ہے کہ جو پورا کرے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ما عبدناك حق عبادتك۔ یا اللہ! میں نے تمہاری وہ عبادت نہیں کی جو تمہارا حق تھا۔ تو اللہ تعالیٰ تو عظیم رب ہے، اس کا حق کون پورا کرسکتے ہیں۔ تو اسی لیے ہر کسی کے لیے تُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا، سب معاف کرو۔**

**تو اب اللہ تعالیٰ توبہ سے بہت خوش ہو جاتے ہیں۔ توبہ کے لیے تین چیزیں ہو گئیں، کیا؟ ندامت، اور اس گناہ، جو گناہ تم کر رہے ہو اس سے معافی اور پھر سیدھے راستے پر چلنا۔ یہ نہیں کہ وہاں پھر اسی پر چلتے رہو۔**

**توبہ کا حقیقی مفہوم: ایک تمثیل**

**ایک بار ہم ملتان جا رہے تھے۔ ملتان جا رہے تھے، اس وقت ہم نے نئی نئی گاڑی خریدی تھی۔ پہلے تو بس میں جاتا تھا، مشکل ہوتی تھی۔ تو کوئی ایک گاڑی، گاڑی نئی نہیں تھی یعنی ہم نے نئی خریدی تھی۔ یعنی پہلی بار خریدی تھی۔**

**تو ہم بھکر سے، ہم کو ملتان سے روانہ ہو گئے۔ نہ، وہ ڈیرہ اسماعیل خان سے۔ گاڑی میں جا رہے تھے۔ ایک ایسا روڈ مل گیا کہ اتنا صاف ستھرا۔ اس پر چلتے رہے، چلتے رہے۔ تو وہاں ملتان کا بورڈ نہیں آتا ہے۔ یار ہم نے کہا کسی سے پوچھو تو سہی۔ وہ لوگ، آدمی بھی لوگ سامنے نہیں آ رہے ہیں، روڈ بھی صاف ہے، ہم بڑے خوش ہیں کہ ایسے روڈ پر چل رہے ہیں کہ کوئی اس میں مزیدار روڈ ہے۔**

**جب ایک تقریباً سو کلومیٹر اس روڈ پر ہم چلے گئے۔ تو کسی سے پوچھا، وہاں کوئی آدمی مل گیا، انہوں نے کہا کہ ملتان کا راستہ کونسا ہے؟ اس نے کہا کہ تم تو غلط آئے ہو۔ تم تو ڈیرہ غازی خان آئے ہوئے ہو۔ وہاں ایک، واپس جاؤ سو کلومیٹر پھر واپس جاؤ۔ وہاں ایک وہ جو آئے گا جو راہ ہے، تو اس پر جو بھکر کی طرف راستہ جاتا ہے اسی پر چڑھ جاؤ۔ افوہ!**

**اب پشیمان تو ہو گئے۔ کیا ہو گئے؟ کہ خطا کی، غلطی ہو گئی۔ اب اگر ہم کہتے ہیں چلو اسی غلطی پر چلے جائیں تو کیا؟ یہ توبہ ہے؟ توبہ کہتے ہیں رجوع کو۔ کس کو کہتے ہیں؟ کہ رجوع ہو جائے۔ اور پھر ازالہ کریں، پھر اسی پر آ جائیں واپس۔**

**تو یہ اگر آپ، بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ وہ خطا کرتے ہیں، وہ ایسے خطا کرتے ہیں کہ توبہ تو کرتا ہوں لیکن نیت ہوتی ہے لیکن تھوڑا سا اور گناہ کریں تاکہ تھوڑا سا اور گناہ کریں پھر معافی، ایک دم معاف، سارے سارے معافی مانگیں گے۔ ایسے آدمی کو توبہ کی توفیق نہیں ملتی پھر۔ آپ سے ایک گناہ دن میں ستر مرتبہ ہوتا ہے، ہر مرتبہ یہی نیت کرو کہ یا اللہ پھر نہیں کروں گا۔ یہ نہیں کہ آپ کریں، زبان سے نہیں، دل سے کہیں کہ میں کیا کروں گا؟ یہ گناہ دوبارہ نہیں کروں گا۔ توبہ توبہ توبہ توبہ۔ لیکن یہ ایسا نہیں کہ وہ کہے کہ توبہ توبہ کروں گا کروں گا، ایسا نہیں۔ توبہ، نہیں کروں گا۔**

**پھر غلطی ہو جائے، پھر کیا کرو؟ پھر دوبارہ توبہ کرو۔ پھر تیسری بار پھر آنکھیں اٹھ گئیں۔ یا اللہ! اس کی آنکھوں کو نہیں، کان مجھے کیا کر، توبہ توبہ توبہ توبہ۔ تو اللہ تعالیٰ تم کو معاف کرتا ہے۔ لیکن توبہ ٹھیک ہو، نصوح کا مطلب یہ ہے کہ اس سے بس آدمی سے گناہ نہ ہو جائے، مطلب یہ ہے کہ اس وقت تم کیا ہو؟ بالکل تمہاری نیت یہ ہو کہ بس میں یہ کام نہیں کرتا۔ گناہ نہیں کرتا۔ پھر کہے گا یا رب العالمین میں تو گناہ کرتا ہوں۔ میں گناہ، توبہ کرتا ہوں۔ پھر بدعادی کرتا ہوں پھر ٹوٹ جاتا ہے۔ تو مجھے توفیق عطا فرمائے۔ اس لیے اللہ کے پاک بس چمٹے رہو، جتنا آپ سے ہوتا جائے گناہ، کہو کہ یا اللہ معاف کر دے، معاف کر دے۔ بس معافی ملتی رہے، معافی! میں گناہ گار ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ کو ایسا آدمی بہت پسند ہے۔**

**ایک گناہگار کی مقبول توبہ کا واقعہ**

**میں آپ کو ایک مثال پیش کرتا ہوں۔ ایک آدمی کے پاس پانی ہے، گلاس ہے۔ اس میں نظر نہیں آتا ہے۔ اس میں نظر آتا ہے پانی۔ انار کا شربت ہے، زبردست۔ اور وہ اس کو پی رہا ہے۔ دوسرا آدمی اس کے پاس کھڑے پڑے ہوئے ہیں، وہ سیلاب کا پانی ہوتا ہے، گڑبڑ پانی، جس میں مٹی ملی ہوئی ہوتی ہے، وہ پانی ہے۔ اب جب ہم دیکھتے ہیں ظاہربین، ہم کہتے ہیں کہ یہ آدمی جو شربت، شربت پی رہا ہے، یہ تو بہت اچھا کیا کرتا ہے؟ یہ تو بہت موٹا ہو جائے گا، زبردست پانی پی رہا ہے۔ اور یہ جو خاک، کھڑے خاک آلود پانی پیتا ہے، یہ تو بس ختم ہو گیا۔**

**اب حکیم کو دونوں پانی پیش کیے گئے۔ وہ جو انار کا پانی تھا اس میں تھوڑا سا زہر تھا۔ کیا تھا؟ زہر۔ اور جو خاک، جو خاک آلود پانی تھا یعنی وہ مٹی سے، اس میں تریاق تھا۔ کیا تھا؟ تریاق تھا۔**

**حکیم کہتا ہے کہ یہ جو بظاہر گندا پانی پیتا ہے، یہ بچ گیا۔ لوگ کہتے ہیں کیسے بچ گیا؟ وہ کہتے ہیں کہ اس کے اندر تریاق ہے۔ اور دوسرا یہ جو شربت پیتا ہے انار کا، اس کے اندر زہر ملا ہوا ہے، یہ مرے گا۔ اب دو باتیں آگئیں۔**

**اسی طرح ایک آدمی سے غلطی ہو جاتی ہے لیکن اس کے اندر ندامت، شرمندگی، اللہ کے سامنے کیا؟ وہ توبہ کا تریاق ملا ہوا ہے۔ یہ بچ گیا، یہ! دوسرا نمازیں پڑھتا ہے، روزے رکھتا ہے لیکن کہتا ہے کہ میں! اب "میں" کا زہر اس کے اندر مل گیا۔ "میں" کا زہر۔ میں تو بخشا بخشایا ہوں۔ یہ جہنم جائے گا۔ ٹھیکیدار ہے، ٹھیکیدار ہے جنت کا۔ تو یہ آدمی ہلاک ہونے والا ہے۔**

**ہمیشہ کرتے رہو، کیا؟ ڈرتے رہو۔ نیک اعمال کرو، اچھے اعمال کرو، لیکن کہیں کہ میں نے کچھ نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں تم نے سب کچھ کیا۔ اگر آپ نے کہا کہ میں نے سب کچھ کیا ہے، اللہ تعالیٰ نے کہا تم نے کچھ نہیں کیا ہے۔**

**اگر آپ کی کیفیت ہوگی استغفار کی، اس طرح آپ استغفار کرتے رہو گے، إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا، تو کیا ہے؟ اللہ بخشش کرنے والا ہے۔ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُم مِّدْرَارًا، تم پر وقت پر وقت بارشیں ہوں گی اگر قوم ہے۔ اگر آدمی ہے، اللہ تعالیٰ نعمتیں اس پر برسیں گی۔ وَيُمْدِدْكُم بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ اللہ تعالیٰ تم کو اموال میں بھی اضافہ کرے گا، بچوں کی، عزت میں، اس میں بھی آپ کو اللہ تعالیٰ عزت دے گا۔ وَيَجْعَل لَّكُمْ جَنَّاتٍ اللہ تعالیٰ تم کو باغات دیں گے، دنیا میں بھی آخرت میں۔ وَيَجْعَل لَّكُمْ أَنْهَارًا تم کو چشمے بنا دے گا۔ یہ کس کی ہو گئی؟ توبہ کی۔**

**جس نے توبہ کو پکڑ لیا، وہ ناکام نہیں ہوتا۔ وَاللَّهُ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ، اللہ تعالیٰ توبہ والوں کو محبوب رکھتا ہے۔**

**تو یہ آپ کو میرے خیال میں آپ سمجھ گئے بات کو۔ اللہ تعالیٰ نبی کریم سے فرماتے ہیں، "من لزم الاستغفار" جس شخص نے اپنی اوپر لازم کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگے، بخشش، بس یہی مانگو اور کچھ نہیں مانگو۔ اللہ تعالیٰ نے، "جعل الله من كل ضيق مخرجا" اللہ تعالیٰ اس کو ہر تنگی میں راستہ دے دے گا۔ مشکل آئے گی لیکن اللہ تعالیٰ راستہ دے دے گا۔ "ومن كل هم فرجا" ہر غم میں اللہ تعالیٰ اس کو ایک راستہ دے دے گا۔ "ورزقه من حيث لا يحتسب" ایسی جگہ سے رزق دے گا جہاں سے اس کا گمان بھی نہیں ہوگا۔**

**اس لیے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کبھی کبھی جب اللہ کے سامنے دعا مانگو تو کہتے ہیں کہ "ابکوا"، رو۔ اپنے گناہوں کو یاد کریں، اپنی غلطیوں کو یاد کریں تو آپ کو گناہ آجاتے ہیں، کیا؟ اللہ تعالیٰ کی مہربانیوں کو یاد کریں تو تم کو آنسو آجائیں گے۔**

**وہ کہتے ہیں کہ "فإن لم تبكوا" اگر تم زور لگاتے ہو، تم وہ کیا؟ رونا نہیں آتا، پھر کیا کرو؟ "فتباکوا"، پھر کیا کرو؟ "ای ای"۔ اللہ تعالیٰ کو یہ بھی پسند ہے۔ "فتباکوا"، تو پھر کیا کرو؟ رونے کی صورت بناؤ۔ مانگنے کا ہے، بالکل رو نہیں سکتا، منہ پکڑے بس، بیٹے بھی مر گئے، فلاں بھی مر گیا، کچھ بھی نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کو یہ بھی پسند ہے۔**

**تو یہ آپ کریں، لیکن لوگوں کے سامنے نہیں کہ لوگوں کو، لوگوں کے لیے کریں۔ کس کے لیے کریں؟ اللہ کے لیے۔ ایسا نہ ہو کہ لوگ سامنے کہ "ای"، جھوٹ بولتے ہو۔ بس ویسے ہی کرتے۔ خواہ مخواہ جھوٹ بولتے ہیں۔ جھوٹ نہ بولو۔ اللہ تعالیٰ کے لیے "ای" کرو۔**

**دوسری بات یہ ہے کہ توبہ کرو، سچا کرو۔ خیر ہے اگر آپ سے دن میں سو مرتبہ ہو جائے۔ لیکن ہمارا استغفار سے بھی استغفار ہوتا ہے۔ ہم کیا کرتے ہیں؟ استغفراللہ استغفراللہ استغفراللہ، ادھر سے بات کر، اس کو گالی دیتا ہے۔ اب عین استغفار کے وقت خبیث! فلاں بڑا خبیث آدمی ہے۔ استغفراللہ استغفراللہ استغفراللہ استغفراللہ۔ یہ توبہ گناہ پر جرأت ہے۔ کیا ہے؟ گناہ پر۔ یہ توبہ نہیں کرتا، یہ ویسے ورد کرتا ہے۔ کیا کرتا ہے؟ ایک ورد ہے، ایک استغفار ہے کہ یا اللہ مجھے بخش دے۔**

**آدمی کسی کی دیوار کو گراتا ہے، گرا رہا ہوتا ہے، وہ کہتا ہے مت کرو، وہ کہتا ہے معاف کرو، ایک منٹ، معاف کرو، اور بھی گراتا رہتا ہے۔ تو اس کو پاؤں سے پکڑ کر کے زمین پر کہ ظالم کے بچے! میں کہتا ہوں مت کرو، تم کہتے ہو معاف کرو، کرتا رہتا ہوں۔ تو ہمارا استغفار ایسا ہوتا ہے۔ ہمارا استغفار ایسا ہوتا ہے۔ تو استغفار کرو تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ تم کو معاف فرمائے گا۔ آپ کو معاف فرمائے گا۔**

**ایک نیک معاشرے کا واقعہ**

**اس کے لیے مجھے ایک واقعہ یاد آیا، اس پر ختم کروں گا۔**

**ایک بار بنی اسرائیل کے اندر ایک آدمی تھا۔ بنی اسرائیل کے اندر ایک آدمی تھا۔ وہ شراب پیتا تھا۔ معاشرہ نیک تھا۔ اس نے اس کو چلتا کر دیا کہ چلے جاؤ تم یہاں سے۔ لیکن وہ آدمی غیرتی تھا۔ بس بیچارہ عادی تھا شراب کا، اور کیا کرتا؟ لیکن وہ چل پڑا۔ جب وہ باہر گیا تو لیکن دوسری، کفر اختیار نہیں کیا، نہیں کیا۔ دوسرے مذہب پر نہیں گیا، وہی اپنے مذہب پر چلتا رہا۔ پتے وتے کھاتے رہے لیکن نہ تو کفار کی طرف چلا گیا، بس پہاڑ میں چلتا پھرتا رہا۔ بیمار ہو گیا۔ مر رہا تھا۔ یہاں دیکھا کوئی نہیں ہے، نہ کوئی رشتہ دار ہے، نہ اپنا ہے، ادھر دیکھا، ادھر دیکھا، ادھر دیکھا۔ اور اللہ تعالیٰ سے تعلق تھا۔ لیکن بس گناہگار تھا۔**

**تو ایک اینٹ لائی، یعنی وہ پتھر ایک سر کو نیچے رکھ دیا۔ کہو کہ یا رب العالمین! میں نے ادھر دیکھا نہ رشتہ دار ہے، نہ کوئی ہے، ادھر دیکھا نہ رشتہ دار ہے، نہ کوئی ہے۔ بھوکا بھی ہوں، پیاسا بھی ہوں۔**

**میں قسم کھاتا ہوں تو جانتا ہے مجھے کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ میری بخشش سے تم مجھے بخش دو گے تمہاری بادشاہی تھوڑی سی اونچی ہو جاتی ہے، میں آپ سے بخشش نہ مانگتا۔ کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ تمہاری اور کیا ہو؟ اور اونچی بادشاہی بڑھ جائے۔**

**اگر میں اس بات کو جانتا تھا کہ میں تجھے، مجھے معاف کریں گے تمہاری بادشاہی کم ہو جائے گی، تمہاری بادشاہی، تو پھر بھی میں نہیں مانگتا۔ اگر میری، اگر میرے گناہ بخشنے سے تمہاری بادشاہی میں کمی نہیں آتی اور میری، مجھے سزا دینے میں تمہاری کوئی شان نہیں بڑھ جاتی۔ سزا سے، کبھی کسی کو سزا دینے سے شان بڑھ جاتی ہے۔ میں نے انتقام لے لیا، میں نے کیا لے لیا؟**

**اگر آپ کی مجھے سزا دینے میں تمہاری بادشاہی میں، کوئی زیادتی نہیں آتی اور میرے گناہ سے آپ کی، مجھے معاف کرنے سے تمہاری بادشاہی میں کمی نہیں آتی، تو مجھے معاف کر دے۔**

**یہ کہہ دیا، اس پر حال طاری ہوا وہ موت کا، مر گیا۔**

**حضرت موسیٰ علیہ السلام کا دور تھا، موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے وحی کی۔ کہ فلاں جگہ میرا ایک دوست پڑا ہوا ہے۔ فلاں جگہ میرا ایک دوست پڑا ہوا ہے۔ جو بھی اس کے جنازے میں شریک ہو جائے گا، تکفین، کفن میں، تدفین میں، تکفین میں، وہ بھی میں بخش دوں گا۔ مسلمان ہو۔**

**تو سارے وہاں چلے گئے۔ سب لوگوں نے کہا کہ یہ تو وہی شرابی ہے۔ یہ کیسے اللہ کا دوست ہوا؟ تو انہوں نے لوگوں نے موسیٰ علیہ السلام سے کہہ دیا کہ یہ تو شرابی ہے۔ ہم نے اس کو نکال دیا تھا گاؤں سے۔**

**تو اللہ تعالیٰ نے، اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ یا رب العالمین یہ لوگ تو ایسے ہی کہتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں ٹھیک کہتے ہیں وہ۔ یہ ایسا ہی تھا۔ لیکن اس نے جس، اس نے جس انداز سے مجھ سے معافی مانگی ہے، میں نے اس کو ایسا معاف کیا ہے کہ جو اس کی جنازے میں شریک ہوگا اس کو بھی معاف کروں گا۔**

**تو اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے رہو اور ڈرتے رہو، انشاءاللہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ معاف کرنے والا ہے۔ اپنے گناہوں پر ڈٹ نہ جاؤ۔ اپنے گناہوں سے، جو بھی ہے، ہمیشہ عمل، نیک عمل کرو، یا اللہ مجھے معاف کریں، یہ نیک عمل تمہارے سامنے لے جانے کے قابل نہیں ہے۔ آپ سچ کہو، جو ہم نے نماز پڑھی، یہ اللہ کے سامنے پیش کرنے کے قابل ہے؟ خیالات آتے رہتے ہیں، ادھر ادھر، بھاگتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو یہ ہی پسند ہے کہ بس اس کو اپنے عمل سے، وہ مجھے، اس کو میں ہی پسند ہوں، میں کیا ہوں؟ میں پسند ہوں۔**

**اللہ تعالیٰ ہم سب کو معاف فرما دیں، تعلق نصیب فرما دیں، کسی کا محتاج نہ بنا دیں۔**

**اہم نکات**

* **اللہ تعالیٰ کی رحمت بے حد وسیع ہے اور کسی بھی گناہگار کو اس کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیے۔ اللہ تمام گناہوں کو معاف کرنے پر قادر ہے۔**
* **سچی توبہ کے لیے تین شرائط ہیں: اپنے گناہ پر ندامت اور شرمندگی، گناہ کو فوری طور پر ترک کرنا، اور آئندہ نہ کرنے کا پختہ عزم۔**
* **نیکیوں پر تکبر کرنا اس گناہ سے زیادہ خطرناک ہوسکتا ہے جس کے بعد انسان سچے دل سے توبہ کرے۔ اللہ تعالیٰ عاجزی کرنے والے گناہگار کو متکبر عبادت گزار سے زیادہ پسند کرتا ہے۔**
* **اگر انسان سے بار بار ایک ہی گناہ سرزد ہو، تب بھی اسے ہر بار سچی نیت سے توبہ کرنی چاہیے۔ اللہ توبہ کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے۔**
* **مسلسل استغفار کرنے والے کے لیے اللہ تعالیٰ ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ بناتا ہے، ہر غم کو دور کرتا ہے اور اسے ایسی جگہ سے رزق عطا کرتا ہے جہاں سے اسے گمان بھی نہ ہو۔**
* **دعا اور توبہ کے وقت رونا اور گڑگڑانا اللہ کو بہت پسند ہے۔ اگر رونا نہ آئے تو رونے کی صورت بنانا بھی اللہ کے نزدیک مقبول ہے۔**

**خلاصہ**

**اس بیان کا مرکزی موضوع اللہ تعالیٰ کی بے پناہ رحمت اور سچی توبہ کی اہمیت ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے بے حد محبت کرتا ہے اور ان کی توبہ سے خوش ہوتا ہے۔ قرآن کی روشنی میں واضح کیا گیا کہ انسان خواہ کتنے ہی بڑے گناہ کر چکا ہو، اسے اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیے، کیونکہ اللہ تمام گناہوں کو معاف کر سکتا ہے۔ سچی توبہ کی شرائط میں گناہ پر ندامت، اسے ترک کرنا، اور آئندہ نہ کرنے کا عزم شامل ہے۔ بیان میں اس بات پر زور دیا گیا کہ نیکیوں پر غرور اور تکبر انسان کی ہلاکت کا سبب بن سکتا ہے، جبکہ ایک گناہگار کی عاجزی اور سچی توبہ اللہ کے نزدیک زیادہ قدر رکھتی ہے۔ مسلسل استغفار کرنے والوں کے لیے دنیا اور آخرت میں بے شمار فضائل اور برکات کا وعدہ کیا گیا ہے، جن میں مشکلات سے نجات، غموں کا خاتمہ اور غیب سے رزق کا حصول شامل ہے۔**